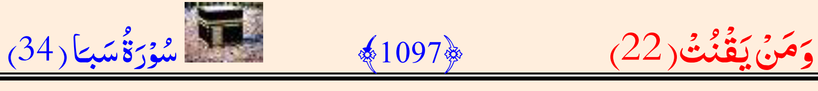


395

آیات نمبر 10 تا 19 میں منکرین کی تنبیہ کے لئے تاریخ سے دو مثالیں۔ پہلی داؤد اور سلیمان علیہما السلام کی مثال جنہیں اللہ نے بے شمار نعمتوں سے نوازا اور وہ ہمیشہ اللہ کے شکر گزار بندے بنے رہے۔ دوسری مثال اہل سبا کی جنہیں اللہ نے نعمتوں سے نوازا لیکن انہوں نے اللہ کے احکام سے سرتابی کی تو اللہ نے ان پر ایک سیلاب بھیج کر انہیں تباہ کر دیا

وَ لَقَدۡ اٰتَيۡنَا دَاوٗدَ مِنَّا فَضۡلًا ؕ يٰجِبَالُ اَوِّبِىۡ مَعَهٗ وَ الطَّيۡرَ ۚ وَ اَلَنَّا لَهُ الۡحَدِيۡدَ ۙ﴿۱۰﴾ اور بیشک ہم نے داؤد علیہ السلام کو اپنی بارگاہ سے بڑا فضل عطا فرمایا تھا، ہم نے حکم دیا کہ اے پہاڑو! تم داؤد علیہ السلام کے ساتھ مل کر اللہ کی تسبیح بیان کیا کرو اور ایسا ہی حکم پرندوں کو بھی دیا اور ہم نے داؤد علیہ السلام کے لئے لوہے کو نرم کر دیا تھا اَنِ اعۡمَلۡ سٰبِغٰتٍ وَّ قَدِّرۡ فِى السَّرۡدِ وَ اعۡمَلُوۡا صَالِحًا ؕ اِنِّىۡ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ بَصِيۡرٌ ﴿۱۱﴾ اور ہدایت کی کہ اے داؤد علیہ السلام! لوہے سے زرہیں بناؤ اور کڑیوں کا صحیح اندازہ رکھو اور اے آل داؤد علیہ السلام! نیک کام کرتے رہو بے شک تم جو کچھ کرتے ہو میں وہ سب کچھ دیکھ رہا ہوں وَلِسُلَيۡمٰنَ الرِّيۡحَ غُدُوُّهَا شَهۡرٌ وَّ رَوَاحُهَا شَهۡرٌ ۚ وَ اَسَلۡنَا لَهٗ عَيۡنَ الۡقِطۡرِ ؕ اور ہم نے سلیمان علیہ السلام کے لئے ہوا کو مطیع کر دیا تھا، اس ہوا کا صبح کے وقت چلنا ایک مہینے کی مسافت اور اسی طرح شام کو چلنا ایک مہینے کی مسافت تک تھا اور ہم نے ان کے لئے پگھلے ہوئے تانبے کا چشمہ بہا دیا وَ مِنَ الۡجِنِّ مَنۡ يَّعۡمَلُ بَيۡنَ يَدَيۡهِ بِاِذۡنِ رَبِّهٖ ؕ وَ مَنۡ يَّزِغۡ مِنۡهُمۡ عَنۡ اَمۡرِنَا نُذِقۡهُ مِنۡ عَذَابِ السَّعِيۡرِ ﴿۱۲﴾ اور جنات میں سے بعض وہ تھے جو ان کے رب کے حکم سے ان کے سامنے کام کرتے تھے اور جنات میں سے جو کوئی ہمارے حکم سے سرتابی کرتا ہم اسے بھڑکتی ہوئی



آگ کا مزا چکھاتے يَعْمَلُوْنَ لَهٗ مَا يَشَآءُ مِنْ مَّحَارِيْبَ وَ تَمَاثِيْلَ وَ جِفَانٍ
كَالْجَوَابِ وَ قُدُوْرٍ رّٰسِيٰتٍ ؕ یہ جنات سلیمان علیہ السلام کے لئے وہ چیزیں بناتے تھے
جو وہ چاہتے تھے، اونچی عمارتیں، مجسمے، حوض جیسے لگن اور چولھوں پر جمی ہوئی بہت بڑی
دیگیں اِعْمَلُوْٓا اٰلَ دَاوٗدَ شُكْرًا ؕ وَ قَلِيْلٌ مِّنْ عِبَادِيَ الشَّكُوْرُ ﴿١٣﴾ اے آل داؤد
! ان نعمتوں کے شکر کے طور پر نیک عمل کرو، میرے بندوں میں سے بہت ہی کم بندے
شکر گزار ہوتے ہیں فَلَمَّا قَضَيْنَا عَلَيْهِ الْمَوْتَ مَا دَلَّهُمْ عَلٰى مَوْتِهٖٓ اِلَّا دَآبَّةُ
الْاَرْضِ تَاْكُلُ مِنْسَاَتَهٗ ۚ پھر جب ہم نے سلیمان علیہ السلام پر موت کا فیصلہ صادر کر
دیا تو جنات کو کسی نے ان کی موت سے آگاہ نہ کیا سوائے اس دیمک کے کیڑے کی وجہ سے
جو ان کے عصا کو کھا رہا تھا فَلَمَّا خَرَّ تَبَيَّنَتِ الْجِنُّ اَنْ لَّوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ الْغَيْبَ
مَا لَبِثُوْا فِي الْعَذَابِ الْمُهِيْنِ ﴿١٤﴾ پھر جب سلیمان علیہ السلام کا مردہ جسم گر پڑا تو
جنات پر یہ حقیقت کھلی کہ اگر وہ غیب کا علم جانتے تو اس ذلت آمیز مصیبت اور تکلیف میں
مبتلا نہ رہتے داود علیہ السلام اور سلیمان علیہ السلام کے بعد اگلی آیات میں اب دوسری مثال اہل
سبا کی ہے جنہوں نے اللہ کی ناشکری کی اور بالآخر نقصان اٹھایا لَقَدْ كَانَ لِسَبَاٍ فِيْ
مَسْكَنِهِمْ اٰيَةٌ ۚ جَنَّتٰنِ عَنْ يَّمِيْنٍ وَّ شِمَالٍ ؕ۬ بلاشبہ اہل سبا کے لئے ان کی اپنی
ہی سرزمین میں بڑی نشانی موجود تھی، دائیں اور بائیں پھلوں کے دو باغوں کی لمبی
قطاریں تھیں كُلُوْا مِنْ رِّزْقِ رَبِّكُمْ وَ اشْكُرُوْا لَهٗ ؕ بَلْدَةٌ طَيِّبَةٌ وَّ رَبٌّ
غَفُوْرٌ ﴿١٥﴾ اپنے رب کا دیا ہوا رزق کھاؤ اور اس کا شکر بجالاؤ، کتنا عمدہ اور پاکیزہ شہر ہے
اور تمہارا رب بہت معاف کرنے والا ہے فَاَعْرَضُوْا فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ سَيْلَ

الۡعَرِمِ وَ بَدَّلۡنٰهُمۡ بِجَنَّتَیۡهِمۡ جَنَّتَیۡنِ ذَوَاتَیۡ اُكُلٍ خَمۡطٍ وَّ اَثۡلٍ وَّ شَیۡءٍ مِّنۡ سِدۡرٍ قَلِیۡلٍ ﴿۱۶﴾ مگر وہ سرتابی کرتے رہے ، آخر کار ہم نے ان پر بند توڑ کر سیلاب بھیج دیا اور ان کے پھل دار باغوں کو ہم نے دو ایسے باغوں میں بدل دیا جن میں محض بدمزہ پھلوں کے درخت ، جھاؤ اور کچھ بیری کے درخت تھے ذٰلِكَ جَزَیۡنٰهُمۡ بِمَا كَفَرُوۡا ؕ وَ هَلۡ نُجٰزِیۡۤ اِلَّا الۡكَفُوۡرَ ﴿۱۷﴾ ہم نے انہیں یہ سزا ان کی ناشکری کی وجہ سے دی تھی اور ہم ایسی سزا سخت ناشکروں کے سوا کسی کو نہیں دیتے وَ جَعَلۡنَا بَیۡنَهُمۡ وَ بَیۡنَ الۡقُرَی الَّتِیۡ بٰرَكۡنَا فِیۡهَا قُرًی ظَاهِرَةً وَّ قَدَّرۡنَا فِیۡهَا السَّیۡرَ ؕ اور ہم نے اہل سبا اور ان بستیوں کے درمیان جنہیں ہم نے برکت عطا کی تھی، پورے راستہ پر دور سے نظر آنے والی نمایاں بستیاں بسا دی تھیں اور سفر کی سہولت کے لئے ان بستیوں کے درمیان مناسب فاصلہ رکھا تھا سِیۡرُوۡا فِیۡهَا لَیَالِیَ وَ اَیَّامًا اٰمِنِیۡنَ ﴿۱۸﴾ تاکہ لوگ رات دن امن و امان سے سفر کر سکیں فَقَالُوۡا رَبَّنَا بٰعِدۡ بَیۡنَ اَسۡفَارِنَا وَ ظَلَمُوۡۤا اَنۡفُسَهُمۡ فَجَعَلۡنٰهُمۡ اَحَادِیۡثَ وَ مَزَّقۡنٰهُمۡ كُلَّ مُمَزَّقٍ ؕ مگر انہوں نے کہا کہ اے ہمارے رب ! ہمارے سفر کی منزلوں کو دور دور کر دے اور ان لوگوں نے کفران نعمت کر کے اپنے آپ پر ظلم کیا سو ہم نے انھیں قصہ پارینہ بنا کر رکھ دیا اور انھیں تتر بتر کر دیا اِنَّ فِیۡ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوۡرٍ ﴿۱۹﴾ بلاشبہ اس واقعہ میں ہر صابر و شاکر شخص کے لئے بڑی عبرت آموز نشانیاں ہیں

